روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 9/اپریل 2009ء 12 ربیع الثانی 1430 ہجری 9 شہادت 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 77

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ تم بھی اسے غم ہی کی حالت میں پڑھا کرو۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا بہت بڑا حصہ غم واَلم میں گزرا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 152)

سوال۔ خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے؟

حضرت اقدس۔ خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے اور بدعات جو اس کے ساتھ ملا لیتے ہیں وہ اس عبادت کو ضائع کر دیتی ہیں۔ بدعات نکال نکال کر ان لوگوں نے کام خراب کیا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم ص 162)

قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور خود اس میں ایک اثر ہے۔ عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ وہی تقریر ژولیدہ زبانی سے کی جائے تو اس میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جس شئے میں خدا تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے اس کو............ کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ حضرت داؤد کی زبور گیتوں میں تھی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب حضرت داؤد خدا تعالیٰ کی مناجات کرتے تھے تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ روتے تھے اور پرندے بھی تسبیح کرتے تھے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 524)

انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے، لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے جب تک دل سے اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں۔ وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآن شریف اور استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے اس لئے بار بار یہی حکم دیا کہ اعمال صالحہ کرو۔ جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کر لیا ہے لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لئے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔ (ملفوظات جلد سوم ص 611)

عظیم ترین انسان

لامارٹن اپنی کتاب "ہسٹری آف ترکی" میں تحریر کرتے ہیں:۔

فلاسفر، مقرر، رسول، قانون دان، جنگجو، ذہنوں کو فتح کرنے والا، حکمت کے اُصول قائم کرنے والا، بیس دنیوی سلطنتوں اور ایک روحانی سلطنت کا بانی یہ سب کچھ تھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ وہ تمام معیار جن سے انسانی عظمت کا پتہ لگایا جا سکتا ہے، ان کے لحاظ سے ہم بجا طور پر یہ سوال کر سکتے ہیں کیا اس (محمدؐ) سے عظیم تر کوئی انسان (دنیا میں) ہے؟

(Lamartine, History of Turky, Page:276)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 106 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پونے چھ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

کمپیوٹر سیمینار

AACP ربوہ مجلس کی جانب سے Learning Window XP & its Installation کے بارہ میں خواتین کا ایک سیمینار مورخہ 12/اپریل 2009ء بوقت 4 بجے دفاتر انصاراللہ کے ہال میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس سیمینار میں ونڈوز ایکس پی کے متعلق اہم معلومات فراہم کی جائیں گی اور انسٹال کرنے کا طریق اور مختلف فیچرز سے آگاہی دی جائے گی۔ یہ سیمینار صرف خواتین کے لئے ہے۔ ایسوسی ایشن کی ممبرز خواتین کے علاوہ جو خواتین دلچسپی رکھتی ہیں وہ بھی اس سیمینار میں شریک ہو سکتی ہیں۔

(صدر AACP ربوہ مجلس 0333-6701710)

مکرم ثاقب کامران صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

"حقیقۃ الوحی"

جس کے پڑھنے کی حضور نے بہت تاکید فرمائی ہے

حضرت مسیح موعود کی تحریر فرمودہ اس کتاب کی تالیف 1906ء میں ہوئی اور یہ کتاب مجموعی طور پر 739 صفحات پر مشتمل ہے اور یہ کتاب روحانی خزائن جلد نمبر 22 میں شامل ہے۔

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود نے وحی، الہام اور سچی رویا کی حقیقت بہت بسیط طور پر اور واضح براہین کے ساتھ تحریر فرمائی ہے نیز یہ کتاب دہریت اور مادیت کے پیدا کردہ زہروں کے لئے ایک تریاق ہے۔ اس میں حضور نے صاحب تجربہ ہونے کے لحاظ سے سینکڑوں نشانات رویا اور کشوف بھی درج فرمائے ہیں جو آپ کی زندگی میں ہی ہزاروں لاکھوں افراد کے سامنے پورے ہوئے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود اپنی ایک تصنیف ''چشمۂ معرفت'' میں فرماتے ہیں:

''میں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں بہت سے ایسے نشان لکھے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا جس کی شناخت اور محبت ہماری عین نجات ہے۔ وہ .... کے ذریعہ سے ہی ملتا ہے............ ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے زندہ نشانوں کی چھری سے دہریت کے بھوت کو ذبح کرتا ہے اور ناستک مت کی ہیکل کو توڑتا ہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد نمبر 23 ص 313)

اس کتاب میں حضور نے ہر ایک کو اس کے مطالعہ کی دعوت دی۔ آپ فرماتے ہیں:

''ان سب کو جو اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر ان کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اول سے آخر تک اس کتاب کو غور سے پڑھ لیں اور میں پھر ان کو اس خدائے لاشریک کی دوبارہ قسم دیتا ہوں جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی جان ہے کہ وہ اپنے اوقات اور مشاغل کا حرج بھی کر کے ایک دفعہ غور اور تدبر سے اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھ لیں اور پھر میں تیسری دفعہ اس غیور خدا کی ان کو قسم دیتا ہوں جو اس شخص کو پکڑتا ہے جو اس کی قسموں کی پروا نہیں کرتا کہ ضرور ایسے لوگ جن کو یہ کتاب پہنچے اور وہ اس کو پڑھ سکتے ہوں............ اول سے آخر تک ایک مرتبہ اس کو ضرور پڑھ لیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 612)

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی، مذہب کی حقانیت اور مسیح موعود کی صداقت، معجزات، نشانات، وحی و الہام، دعا اور اس کی قبولیت کے بارے میں علم الیقین حاصل کرنے کے لئے ہمارے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ہی ضروری ہے۔ خاص طور پر ہماری نئی نسل کے لئے کیونکہ اس کتاب کے دلائل علم کلام کی بحثوں سے بلند، ناقابل تردید حقائق و براہین پر مشتمل ہیں۔

حضرت مسیح موعود خود اس کتاب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ملفوظات جلد پنجم میں فرماتے ہیں:

''حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں۔ جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت، شوق اور فہم حاصل ہوگا اور اس کو بغور مطالعہ کریں گے۔ ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ پھر اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔''

(ملفوظات جلد پنجم ص 61)

اس کتاب کی تصنیف کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''واضح ہو کہ مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے لئے یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ اس زمانہ میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہوگئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہوگیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابل اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد نمبر 22 ص 3)

اس کتاب میں حضور اقدس نے وحی، الہام اور رؤیائے صادقہ کی حقیقت کے متعلق چار ابواب قائم فرمائے ہیں:

اول: ان لوگوں کے بیان میں جن کو بعض سچی خوابیں یا سچے الہام ہوتے ہیں لیکن ان کو خدا سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔

دوم: ان لوگوں کے بیان میں جن کو بعض سچی خوابیں یا سچے الہام ہوتے ہیں لیکن ان کو خدا سے کچھ تھوڑا تعلق ہوتا ہے۔

سوم: جو لوگ اصفیٰ اور اکمل طور پر وحی پاتے ہیں اور کامل طور پر شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کرتے ہیں۔

چہارم: اس باب میں حضور اقدس نے دعویٰ فرمایا ہے کہ خدا نے محض اپنے فضل سے آپ کو تیسرے طبقے میں شامل فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے مجموعہ الہامات اور واقعاتی شہادتیں پیش فرمائی ہیں اور قبولیت دعا کے بیسیوں نشانات بھی تحریر فرمائے ہیں جو روز روشن کی طرح پورے ہوئے۔

حضور اقدس نے اس کتاب میں مخالفین کے ساتھ مباہلہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ انجام آتھم میں جن لوگوں کو مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی ان میں سے تقریباً 20 اس کتاب کی تصنیف تک زندہ تھے اور خدا تعالیٰ کے اس الہام کہ انی مھین کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ نیز لیکھرام اور متعدد آریوں کے علاوہ جان الیگزینڈر ڈوئی اور عبداللہ آتھم کی اموات جیسے خدا کے قہری نشانات کا بھی حضور نے اپنی اس تصنیف میں ذکر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں حضور نے ڈاکٹر عبدالکریم مرتد کے عقائد کا رد بھی بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس کتاب کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ گھانا کا

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سوونیئر

زیر سرپرستی: مکرم عبدالوہاب آدم صاحب
امیر جماعت احمدیہ گھانا

چیف ایڈیٹر: مکرم حمید اللہ ظفر صاحب
پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا

ضخامت: 391 صفحات

جماعت احمدیہ گھانا نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی (1908ء۔ 2008ء) کے موقع پر ایک ضخیم اور تاریخی سوونیئر شائع کیا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ گھانا کا قیام، ابتدائی مراحل، مکمل تعارف، دعوت الی اللہ، خدمت خلق اور ترقیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ہر شعبہ کا باتصویر تعارف کرایا گیا ہے۔ انگریزی میں شائع ہونے والے اس مجلّہ میں تصاویر کا چناؤ اور مضامین کا انتخاب بہت مہارت سے ہوا ہے۔

سوونیئر کے آغاز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر خصوصی پیغام سجایا گیا ہے۔ دیگر مضامین میں سے چند درج ذیل ہیں۔ پیغام حضرت مصلح موعود بابت گھانا (1951ء) گھانا کا تعارف، حضرت مسیح موعود اور آپ کے پانچوں خلفاء کے ارشادات، جماعت احمدیہ گھانا کی ابتدائی تاریخ خلافت، خلفاء راشدین، مجددین کا تعارف، خلافت سلسلہ، خلافت کے ذریعہ توحید باری تعالیٰ کا قیام، برکات خلافت، خلفاء احمدیت کی قبولیت دعا کے واقعات، خلفاء سلسلہ کے کارنامے، خلفاء احمدیت اور ہماری ذمہ داریاں، نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں، مجلس شوریٰ کی اہمیت، جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد، گھانا کے بعض ابتدائی احمدیوں کا تعارف اور جماعت احمدیہ کی گھانا میں خدمات وغیرہ۔

ان مضامین کے علاوہ اس سوونیئر کی ایک خاص بات تصاویر کی اشاعت ہے، مجلّہ کے ایک بڑے حصہ میں تصاویر اور ان کے ساتھ مختلف شعبہ جات کا تعارف کرایا گیا ہے۔ جن میں جماعت گھانا کا رقیم پریس، جامعہ احمدیہ، دعوت الی اللہ و تربیت سنٹر، بعض خدام احمدیت کا تعارف، مشن ہاؤسز، سکول، ہسپتال، مرکزی مربیان، واقفین زندگی، ڈاکٹرز اور غانین مشنریز کا تعارف شامل ہے تصاویر کا انتخاب بڑی مہارت سے کیا گیا ہے جس کی وجہ سے قیمتی اور تاریخی ذخیرہ ایک جگہ جمع ہوگیا ہے، گھانا کا خلفاء سلسلہ سے تعلق اور ان کے دورہ جات پر مشتمل تصاویر نے اس سوونیئر کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گھانا میں قیام کے دوران نایاب تصاویر کی اشاعت بھی اسی مجلّہ کا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مجلّہ کی تیاری میں شامل جملہ منتظمین اور معاونین کو احسن اجر عطا فرمائے۔

(ایف شمس)

سوز و گداز کا اثر

حکیم عبدالواحد صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میرے والد چوہدری رحمت اللہ صاحب بہت نیک، دیندار، تہجد گزار، متقی اور پرہیزگار تھے۔ لوگوں میں بڑے ہر دلعزیز تھے۔ لوگ ان کا بڑا احترام کرتے تھے۔ لیکن احمدیت کی طرف ابھی ان کا رجحان نہیں تھا۔ دل میں تو سوچتے رہتے تھے۔ مگر اوپر سے مخالف ہی تھے۔ جب 1939ء کے جلسہ سالانہ پر سلور جوبلی کا جلسہ تھا۔ میں جلسہ پر قادیان گیا اور حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کر کے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا اور خوش خوش گھر پہنچا تو والد صاحب اکثر سوچ بچار اور تفکرات میں گم رہنے لگے۔ **بیعت کے بعد میری نمازوں میں رقت دعاؤں میں سوز و گداز کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ میری بیوی نے بیعت کر لی۔** کچھ عرصہ بعد والدہ نے اور بھائی نے بھی بیعت کر لی۔

(احمدیت کا نور ہمارے گھر میں ص 48 از عبدالغفور عبدل)

☆......☆......☆

مکرم نوید احمد سعید صاحب

مسئلہ فلسطین واقعات و حقائق کے آئینہ میں

عالمی طاقتوں کے انسانیت سوز غیر منصفانہ و ظالمانہ فیصلے اور اپنوں کی بے حسی

﴿قسط اول﴾

فلسطین (Palestine)

انبیاء کی سرزمین، جس کا قدیم نام کنعان اور موجودہ نام فلسطین ہے، اس سے مراد وہ خطۂ زمین ہے جو بحیرہ روم (Mediterraneansea) کے مشرق میں واقع ہے۔ ماضی میں یہ خطہ زمین، ملک شام (Syria) کا جنوبی حصہ تھا۔ طول میں یہ کوہ حرمون (موجودہ نام ''جبل الشیخ'') سے بحیرہ لوط کے جنوب اور عرض میں بحیرہ روم سے بادیۂ شام تک پھیلا ہوا ہے۔ دریائے اردن کی مغربی سمت میں اس کی لمبائی ڈیڑھ سو میل اور شمالی سمت میں چوڑائی صرف 30 میل ہے۔ البتہ جنوبی سمت میں 80 میل ہو جاتی ہے۔

فلسطین ''فلسطی'' Philisti سے ماخوذ ہے۔ فلسطی قوم یونان کے جزیرہ ''کریٹ'' یا اناطولیہ میں مقیم تھی۔ بارہویں صدی قبل مسیح اس قوم کے کچھ افراد فلسطین کے شمالی ساحلی علاقہ میں موجودہ شہر ''تل ابیب یافو'' (Tel Aviv-Yafo) اور غزہ (Gaza) کے درمیانی علاقہ میں آ کر آباد ہوئی۔ انہوں نے یہاں کے کنعانی باشندوں کو شکست دے کر یہاں قبضہ کر لیا۔ اس قوم کے نام سے یہ علاقہ فلسطین کہلانے لگا۔ رومن حکومت کے خاتمے کے بعد جنگ عظیم اول کے اختتام تک اس نام کو کوئی سرکاری حیثیت حاصل نہ تھی۔

فلسطین کا رقبہ تقریباً 27 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ اس کے مشرق میں اردن، مغرب میں بحیرہ روم، شمال میں لبنان اور جنوب میں خلیج عقبہ ہے۔ مغرب میں غزہ کے علاقے میں اس کی سرحد مصر سے ملتی ہے۔

مشہور شہر

فلسطین کے مشہور شہروں میں یروشلم (القدس۔ بیت المقدس) تل ابیب، غزہ، قلقیہ، نابلس، الخلیل، رام اللہ، طولکرم، جنین، ناصرہ، طبریہ، اریحا، بیت اللحم، خان یونس، شہر سبع، عسقلان، حطین، حیفا اور لدّ شامل ہیں۔

مشہور دریا یرموک، ارنون (Arnon لفظی معنی تیز، یعنی تیز بہنے والا دریا) اور یبوق (Jabbok) ہیں۔

مختصر تاریخ فلسطین

1918ء تک

کنعان یعنی فلسطین کا علاقہ مختلف ادوار میں مختلف اقوام کے ماتحت رہا۔ بائبل کے مطابق خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل (بنی اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔ کیونکہ حضرت یعقوبؑ کا لقب اسرائیل تھا جس کے معنی ہیں خدا کا پہلوان) سے حضرت موسیٰ ؑ کے ذریعہ کنعان کی زمین عطا کرنے کا وعدہ کیا تھا، جیسا کہ ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ سے کیا تھا۔ بائبل میں لکھا ہے:۔

''اور میں نے ان کے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا ہے کہ ملک کنعان جو ان کی مسافرت کا ملک تھا اور جس میں وہ پردیسی تھے ان کو دوں گا اور میں نے بنی اسرائیل کے کراہنے کو بھی سن کر جن کو مصریوں نے غلامی میں رکھ چھوڑا ہے اپنے اس عہد کو یاد کیا ہے......... اور جس ملک کو ابراہام، اسحاق اور یعقوب کو دینے کی قسم میں نے کھائی تھی اس میں تم کو پہنچا کر اسے تمہاری میراث کر دوں گا۔

(خروج باب نمبر 6 آیت 4، 5، 8)

حضرت موسیٰ ؑ کی زندگی میں ایسا نہ ہوسکا۔ آپ کے جانشین یوشع بن نون کی قیادت میں بنی اسرائیل نے اس زمین پر قبضہ کیا۔

دسویں صدی قبل مسیح میں حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں ایک مضبوط حکومت قائم کی۔ یہودی روایات کے مطابق کوہ صیہون (یروشلم کے ایک پہاڑ کا نام، جو صیہونی تحریک کی علامت ٹھہرا) پر خدا تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے سلطنت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت سلیمانؑ آپ کے جانشین ہوئے۔ آپ کے زمانے میں سلطنت کو بہت ترقی حاصل ہوئی۔ لیکن آپ کے کمزور جانشینوں کے باعث، آپ کی مضبوط سلطنت دو حصوں ''اسرائیل'' اور ''یہودیہ'' میں بٹ گئی۔ آشوریوں نے 722 ق م میں اسرائیل اور کلدانیوں (بابلیوں) نے 587 ق م میں یہودیہ کی سلطنت کو تباہ و برباد کیا۔ نبو کدنضر (بخت نصر) بادشاہ نے بہت سے یہود کو مشرقی ممالک میں جلاوطن کر دیا اور ایک بڑی تعداد کو قیدی بنا کر بابل لے آیا۔ جہاں انہوں نے لمبا عرصہ غلامی میں گزارا۔ مصری، آشوری، کلدانی (بابلی) ایرانی، یونانی اور رومی یکے بعد دیگرے اس سرزمین پر حکومت کرتے رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت فلسطین رومی سلطنت کا ایک صوبہ تھا، جسے Syria Palaestina کا نام دیا گیا تھا اور ہیرودیس شہنشاہ روم کی طرف سے ''پیلاطوس'' گورنر تھا۔

638ء میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں، مسلمانوں نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی قیادت میں یروشلم کو فتح کیا اور یہ علاقہ مسلمانوں کے تسلط میں آ گیا۔

1095ء تا 1291ء یروشلم پر قبضہ کے لئے مسلمانوں اور مغربی یورپ کی افواج کے دوران جنگوں کا سلسلہ جاری رہا جو تاریخ میں ''صلیبی جنگوں'' کے نام سے مشہور ہیں۔ اس دوران کبھی یہاں مسلمان اور کبھی عیسائی قابض رہے۔ آخر کار مشہور مسلم فاتح سلطان صلاح الدین ایوبی نے ''صلیبی مجاہدین'' کو شکست دے کر یروشلم پر قبضہ کر لیا۔

1516ء تا 1918ء فلسطین، عثمانی ترک سلطنت کا حصہ رہا۔

1914ء میں جنگ عظیم اول کا آغاز ہوا۔ جس کا اختتام، امریکہ برطانیہ اور ان کی اتحادی افواج کی فتح پر ہوا اور جرمنی اور ترکی کو شکست ہوئی۔ ترکی کی شکست اور اس کے حصے بخرے کرنے کے دوران ''مسئلہ فلسطین'' کا آغاز ہوا اور فلسطینی عرب باشندوں کے لئے ایک ایسے تکالیف دہ دور کا آغاز ہوا جو آج بھی جاری ہے۔ جس نے فلسطین کے ہر گلی، کوچے کو لہو سے رنگ دیا ہے۔ آج دنیا انبیاء کی سرزمین کو مسئلہ فلسطین کے حوالے سے جانتی ہے۔ ذیل میں قضیۂ فلسطین کو تاریخی پس منظر کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے تا قارئین کو اصل مسئلہ کی تہہ تک پہنچنے میں آسانی ہو۔

قضیہ فلسطین زمانہ قدیم

تا 634ء

یہودی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اپنی ابتداء سے لے کر بہت لمبے عرصے تک یہود مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کے ماتحت رہے۔ اپنی زندگی کا اکثر حصہ زمانہ قدیم میں اور دور جدید (انیسویں صدی تک) میں بھی دربدر پھرنے یا دور غلامی میں گزارا۔ (یہ امور اس لئے بیان کئے جا رہے ہیں کہ قضیہ فلسطین میں انہیں بنیادی اہمیت حاصل ہے) جس کی ایک بہت بڑی مثال بابل میں 70 سال سے زیادہ دور غلامی اور موجودہ دور میں ہٹلر کے عہد میں ان پر ہونے والے مظالم ہیں۔

حضرت موسیٰ ؑ کی بعثت کے وقت فراعنہ مصر نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا اور قرآن و بائبل کے مطابق بنی اسرائیل سخت ذلت و رسوائی کے عذاب سے دوچار تھے۔ حضرت موسیٰ ؑ کے ذریعہ غلامی سے نجات ملی اور بائبل کے مطابق خدا نے حضرت موسیٰؑ سے، ارض کنعان، بنی اسرائیل کو عطا کرنے کے اس وعدہ کی تجدید کی جو ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ سے کیا تھا۔ لیکن بنی اسرائیل کی سرکشی نافرمانی اور ریشہ دوانیوں کے سبب 40 سال تک وعدہ کا ایفاء ملتوی ہو گیا اور صحرا میں دربدری کی سزا ملی اگرچہ اس دوران من و سلویٰ جیسے الٰہی انعامات بھی نازل ہوتے رہے۔

حضرت موسیٰ ؑ کی وفات کے بعد یوشع بن نون کی قیادت میں بنی اسرائیل نے کنعان (فلسطین) پر قبضہ کر لیا اور بائبل کی تعلیم کے مطابق شہر کو تباہ و برباد کر ڈالا اور بہیمانہ قتل و غارت گری کی (دیکھئے استثناء باب 7 اور اس کے مابعد ابواب)۔

یہ بھی یاد رہے کہ بنی اسرائیل نے مصر سے ارض کنعان تک، راستہ میں آنے والے ہر شہر و قصبہ کو جوش غضب اور لمبا عرصہ غلامی کی نکبت سہنے کے بعد جذبہ انتقام سے، تباہ و برباد کر کے راکھ بنا ڈالا۔ موجودہ دور کی اسرائیلی سرشت کو سمجھنے کے لئے یہ نکتہ بہت اہم ہے اور اس کا علم ہونا ضروری ہے کہ بائبل کی منتقمانہ تعلیم، مفتوحہ اقوام سے انتہائی بے رحمی کے سلوک کی تعلیم، لمبے عرصہ کی دربدری اور غلامی کے لمبے ادوار نے، ان کی سرشت میں جذبہ انتقام کو نقش کر دیا ہے۔ (اگرچہ شرفاء بھی ہیں لیکن وہ معدودے چند لوگ ہیں) اس امر کی سچائی کا اندازہ، فلسطینی عوام پر ہونے والے مظالم کے اعداد و شمار سے بخوبی ہو سکتا ہے دور عروج کے بعد (جس کے دوران صیہونیوں کے بقول یروشلم کے کوہ صیہون (Zion) پر حضرت داؤدؑ سے خدا نے اسرائیلی عالمی سلطنت کا وعدہ کیا) سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہو کر آخر کار آشوریوں اور کلدانیوں کے ہاتھوں تباہ ہوئی اور یہود کا دور غلامی و جلاوطنی شروع ہوا۔ بابل میں لمبا عرصہ غلامی کی ذلت سہی۔ تاہم اس دوران خفیہ ریشہ دوانیوں میں مصروف رہے اور ایران کے بادشاہ سائرس (جسے قرآن میں ذوالقرنین کہا گیا ہے) کے بابل پر قبضہ سے دور غلامی ختم ہوا اور یہود کو یروشلم واپس آنے کی اجازت ملی۔ 538 ق م تا 372 ق م ایرانیوں کے ماتحت وقت گزارا۔

332 ق م میں سکندر اعظم نے ایرانیوں کے شکست دی اور 198 ق م تک یہودی یونانیوں کے ماتحت رہے۔

198 ق م تا 168 ق م سلوکی سلطنت کے تحت رہے۔

63 ق م میں رومیوں نے فلسطین پر قبضہ کر لیا۔

چوتھی صدی عیسوی میں رومی شہنشاہ کانسٹنٹائن کے قبول میسیحت سے فلسطین میں عیسائیت کونفوذ ملا۔ بہت سے چرچ اور عبادت گاہیں تعمیر کی گئیں۔

614ء میں خسرو ثانی شاہ فارس نے یروشلم پر قبضہ کرلیا۔ چرچ تباہ کئے اور مقدس صلیب اٹھا لے گیا۔ تاہم 628ء میں بازنطینی شہنشاہ ہرقل (Heraclius) نے ایرانیوں کوشکست دے کر یروشلم پر قبضہ کرلیا لیکن چندسال بعد ہی مسلمانوں نے یروشلم فتح کرلیا اور فلسطینی علاقہ مسلمانوں کے زیرنگیں آ گیا۔ اس ساری تاریخ کے دوران اگرچہ یہود غلامی میں نہ تھے تاہم دنیا کی دیگر اقوام سے افضل ہونے کا خیال رکھنے کے باوجود وہ دوسروں کے ماتحت تھے۔

مسلمانوں کا قبضہ 638ء سے

انیسویں صدی کے آخر تک

638ء میں مسلمانوں نے یروشلم فتح کیا اور فلسطین کی زمین مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی۔ 1098ء میں سلجوقی حکمرانوں کے دور میں مغربی یورپ کے صلیبی مجاہدین نے یروشلم پر قبضہ کرلیا۔ صلیبی جنگوں کے طویل سلسلہ کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ میں فلسطین کا علاقہ دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا (اس تمام عرصہ کے دوران بھی یہود کو اس خطۂ زمین پر کبھی حکمرانی نہ ملی۔ دوسروں کے ماتحت ہی رہے) سلطنت عباسیہ کے زوال کے بعد عثمانی ترک سلطانوں نے امت مسلمہ کی سیاسی قیادت سنبھالی۔ 1887ء، 1888ء میں فلسطین کے علاقہ کو شام کے گورنر کے ماتحت کردیا گیا۔

1840ء میں اس علاقہ کی ترقی کے لئے بہت سے اقدامات ترک حکومت نے کئے۔ تعلیم، زراعت و دیگر شعبہ جات کو جدید خطوں پر استوار کرنے کا کام شروع کیا۔ اس دور کے اہم واقعہ یہاں صیہونی شدت پسندوں کی Agricultural Settlement تھی۔ روسی، جرمنی اور بہت سے فرانسیسیوں نے یہاں زمینیں خریدیں۔ بہت سے یہودی دوسرے ممالک سے یہاں آ کر آباد ہونا شروع ہوئے۔ (یہ سب کچھ ایک منصوبے کے تحت ہوا جس کا ذکر آگے آئے گا)

انیسویں صدی کے اخیر سے

1948ء قیام اسرائیل تک

فلسطین کی تاریخ فاتح قوموں کی فتوحات اور خون ریزی کی داستانوں سے پُر ہے ان تمام داستانوں میں سب سے زیادہ درد ناک داستان اسرائیل کے قیام اور اس کے مابعد کے واقعات کی ہے۔ جس چالاکی ومکاری اور دھونس سے قیام اسرائیل کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ اس کی داستان بہت ہی دردناک ہے۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

قبل ازیں یہود کے دور غلامی، لمبا عرصہ دوسروں کے ماتحت رہنے، دور بابلی میں مشرقی ممالک میں جلاوطنی اور دربدری کا ذکر ہو چکا ہے ارض موعودہ پر قبضہ اور اس سے بے دخلی اور اسرائیل کی منتقمانہ سرشت اور اس کے پس پردہ کارفرما عوامل کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ دور جدید میں دربدری نے یہود کے ذہنوں میں ایک الگ وطن کے قیام کی خواہش کو بڑی شدت سے جنم دیا۔ بائبلی وعدوں کے مطابق فلسطین ارض موعودہ ہے۔ اس لئے فلسطین کے اندر صیہونی سلطنت کے خیال نے اسرائیلی ذہنوں میں بڑی مضبوط جڑیں پکڑ لیں اور واپسی کے خیال نے آہستہ آہستہ، منصوبہ بندی کے ساتھ صیہونی تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ جس کا مقصد تمام دنیا پر داؤدی غلبہ کا ہونا ہے۔

فلسطین میں یہودیوں کی آبادکاری اور علیحدہ وطن کے قیام کے سلسلہ میں سب سے پہلی کوشش روسی یہودیوں کی طرف سے ہوئی۔

1897ء میں ایک صیہونی مقاصد کی کونسل قائم ہوئی اور ڈاکٹر تھیوڈر ہرزل (Theoder Herzl) کی سربراہی میں پہلی عالمی صیہونی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس سے قبل 1896ء میں انہی صاحب نے Der Judenstat (The Jewish State) کے نام سے ایک پمفلٹ شائع کیا۔ جس میں ایک یہودی سلطنت کے قیام کا نظریہ پیش کیا گیا اور ارض فلسطین کو موعودہ سرزمین قرار دے کر واپسی کی جگہ قرار دیا۔ دو سال بعد اس نے فلسطین کا دورہ کیا تا کہ وہاں یہود کی آبادکاری کا جائزہ لے سکے۔

اسی عرصہ میں ایک خفیہ یہودی Document پہلی مرتبہ دنیا کے سامنے آیا۔ جس کا نام Protocols of Elders of Zion تھا 1905ء میں یہ کتاب کی شکل میں پہلی بار روس سے روسی زبان میں شائع ہوا۔ اس میں دنیا پر قبضہ کا ایک مخفی منصوبہ پیش کیا گیا تھا اور Zionism کے قائل راہنماؤں کی سکیم بیان کی گئی تھی کہ کس طرح اور کن خطوط پر کام کر کے یہ کام کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ

ڈاکٹر تھیوڈر ہرزل نے پہلی دفعہ یہود کی ریاست یعنی اسرائیل قائم کرنے کا منصوبہ پیش کیا تو اس نے جو وجہ بیان کی وہ وجہ یہ تھی کہ ہم پر ہزاروں سال سے مظالم ہورہے ہیں اور خاص طور پر یورپ میں جو مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ اس سے پہلے فرانس میں ایک واقعہ ظلم کا ہوا تھا۔ قدیم دور میں بھی ظلم کا شکار یہود ہوئے۔ چنانچہ جب صلیبی جنگوں کے دوران رچرڈ (Richard Lion Hearted) انگریز بادشاہ نے جب ایک دفعہ اس (فلسطین) کا کچھ حصہ فتح کیا تو تمام یہود مردوں، عورتوں، اور بچوں اور مسلمانوں کو قتل کروا دیا۔ یہود کی غلامی، مظلومیت ذلت ونکبت اور دربدری کو بنیاد بنا کر اسرائیلی سلطنت کے قیام کا منصوبہ پیش کیا گیا۔ یہ کسی نے بھی نہیں سوچا کہ ظلم تو یورپ میں ہوا اور وطن فلسطین میں بنائے جانے کی بات ہورہی ہے۔

منصوبہ کے مطابق 19ویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں فلسطین میں یہود کی آمد کا تیزی سے آغاز ہوا۔ خصوصاً جب عثمانی سلطان نے یہود کو فلسطین میں زمین کی خرید کی اجازت بھی دے دی۔ بہت سے غریب، دیہاتی، سادہ لوح فلسطینیوں نے اس حقیقت کا ادراک کئے بغیر کہ ہمارے اس فعل کا کیا نتیجہ نکلے گا اپنی ملکیتی زمینیں یہود کے ہاتھوں فروخت کردیں۔

اس عرصہ میں فلسطین میں یہودی بستیوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ 1900ء میں جو بستیاں 9 کی تعداد میں تھیں، 1918ء تک ان کی تعداد 47 ہوگئی۔

1914ء کے اعداد و شمار کے مطابق فلسطینی آبادی 6 لاکھ 90 ہزار تھی، مسلمان 5 لاکھ 35 ہزار، عیسائی 70 ہزار اور یہودی 85 ہزار تھے۔

اسرائیلی ریاست کے قیام کے منصوبہ کے پس پشت برطانیہ، امریکہ، روس اور دیگر بہت سی طاقتیں تھیں۔ جن کی مدد سے یہ منصوبہ عملی شکل میں ڈھلا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا کہ کس طرح ان قوتوں نے دھونس، دھوکے اور طاقت کے بل بوتے پر ایک ناجائز کام کو عمل میں ڈھالا۔

بالفور اعلامیہ

1914ء میں جنگ عظیم اول شروع ہوئی اور 1917ء میں ختم ہوئی۔ ترکی کو شکست ہوئی۔ دسمبر 1917ء میں برطانوی اور متحدہ افواج نے جنرل سرایڈمنڈ ایلمی کی قیادت میں یروشلم اور غزہ پر قبضہ کر لیا۔ اپریل 1920ء میں San Remo (سان ریمو) اٹلی میں لیگ آف نیشنز کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں شام و لبنان پر فرانس اور فلسطین پر برطانیہ کا قبضہ ومینڈیٹ تسلیم کرلیا گیا۔

1917ء میں صیہونی ریاست کے قیام کی پہلی بنیادی اینٹ رکھی گئی۔ برطانوی فارن سیکرٹری آف سٹیٹ Arthur Balfour نے نومبر 1917ء میں ایک امیر اور باا ثر یہودی Lord Rothschild کو ایک خط لکھا (یہ خط تاریخ میں بالفور اعلامیہ کے نام سے مشہور ہے) اس خط میں وعدہ کیا گیا کہ حکومت برطانیہ فلسطین کے اندر یہودی سلطنت کے قیام میں یہود کی مدد کرے گی اور ان کے ہر قسم کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت بھی دی گئی۔

فلسطینیوں اور عرب ممالک نے بالفور اعلامیے کو سختی سے مسترد کر دیا لیکن چونکہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا جارہا تھا اس لئے اسے عملی جامہ دینے کے لئے ہر قسم کی کارروائی کی گئی۔ چنانچہ یہود اور فلسطینیوں کے درمیان مختلف ذرائع سے کشیدگی کو ہوا دی گئی۔ اس کے نتیجہ میں 1920ء میں قدیم یروشلم میں فلسطینیوں اور یہود کے مابین تصادم ہوا۔ اس تصادم میں 5 یہودی اور 21 عرب مارے

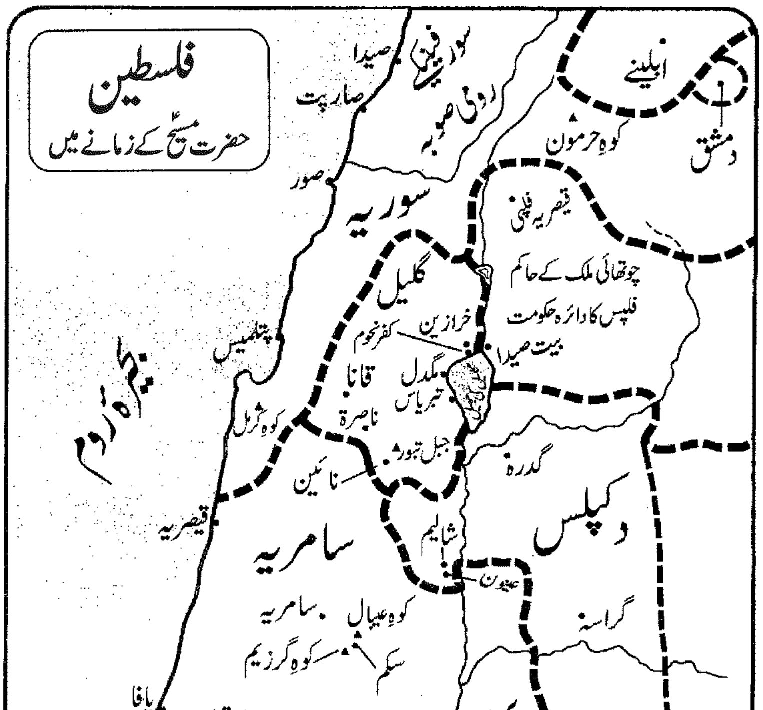

گئے اور دونوں اطراف سے سینکڑوں افراد زخمی ہوئے۔ برطانوی حکومت نے اس واقعہ پر فلسطین میں ایک غیر فوجی، کٹر صیہونی سر ہربرٹ سموئیل (Sir Herbert Samuel) کو پہلا ہائی کمشنر مقرر کر دیا۔ نئی انتظامیہ نے اعلان بالفور کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پہلے ہی سال فلسطین میں آباد ہونے کے لئے 16,500 یہود کا کوٹہ مقرر کیا۔

فلسطینیوں اور دیگر عرب ممالک کو اس امر کا احساس ہو چکا تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ لیکن کمزور قیادت اور آپس کے اختلافات کے باعث کبھی بھی متحد ہو کر مقابلہ نہیں کر سکے۔ 1920ء میں ایک Arab Executive کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو صرف کاغذوں تک محدود رہی۔ عملاً اس کمیٹی نے عرب حقوق کے لئے کوئی کام نہ کیا اور 1934ء میں اسے ختم کر دیا گیا۔

1922ء میں لیگ آف نیشنز نے فلسطین پر برطانوی مینڈیٹ کو تسلیم کر لیا اور برطانیہ پر زور دیا کہ اعلان بالفور کے مطابق یہودیوں کے لئے وطن کے قیام کے کام کو جلد از جلد مکمل کروایا جائے۔ ذرا غور کریں تو یہ امر بالکل واضح ہو کر سامنے آ جائے گا کہ ہر کام طے شدہ منصوبہ کے مطابق ہو رہا ہے۔ لیگ آف نیشنز کے ذریعہ ایک ملک کے اندر نیا ملک پیدا کیا جا رہا ہے۔ مینڈیٹ کا فلسفہ اور اصول کیا ہیں ان پر آگے بحث ہوگی۔

1922ء، 1923ء کے دوران یہودیوں کی فلسطین آمد کی رفتار بہت تیز رہی۔ لیکن اس کے بعد کے سالوں میں اچانک کم ہو گئی حتیٰ کہ 1928ء میں صرف 10 یہودی فلسطین آئے۔ تعداد میں یہ کمی عمداً تھی۔ اس کے پیچھے ایک ایسا طوفان تھا جس کی ہولناکی تا حال جاری ہے۔ عرب اور دیگر مسلمان ممالک اس کا اندازہ ہی نہ لگا سکے یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ انہیں فرصت ہی نہ تھی کہ وہ مظلوم فلسطینیوں کیلئے کچھ کرتے۔ اس سارے عرصہ جو تقریباً 6،7 سال کا ہے کے دوران صیہونی تنظیم کے بڑے بڑے لیڈر برطانیہ میں موجود رہے اور برطانوی حکومت سے خفیہ معاملات طے کرتے رہے۔ نیز اپنی عسکری طاقت کو مضبوط کرنے میں مشغول رہے اور دہشت گردانہ کارروائیوں اور لڑائی لڑنے کی غیر معمولی صلاحیت اور جدید اسلحہ کے حصول میں مصروف رہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے ہر قسم کی عملی مدد فراہم کی۔ اس دوران میناخم بیگن (Menachem Begin) کی قیادت میں ایک دہشت گرد تنظیم قائم ہوئی، جس کی دہشت گردی کا نشانہ بعض انگریز بھی بنے۔ اسی طرح ڈیوڈ بن گورین (David Ben-Gurion) کی قیادت میں ایک اور ادارہ قائم کیا گیا۔

17 مئی 1939ء کو برطانوی حکومت نے ایک وائٹ پیپر شائع کیا۔ اس میں 5 سال کے اندر اندر فلسطین میں یہودیوں کے لئے علیحدہ مملکت کے قیام کا وعدہ دیا گیا اور مزید 75 ہزار یہودیوں کو یہاں آباد ہونے کی اجازت دی گئی۔

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب بنوڑی

یکے از 313 رفقاء احمد

حضرت محمد امیر خان صاحب ولد چوہر خان صاحب بنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے مریدوں میں سے تھے اور حضرت صوفی صاحب سے ایک خاص عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت صوفی صاحب 1885ء میں جب حضرت مسیح موعود سے اجازت لے کر حج پر تشریف لے گئے تو حضرت امیر خان صاحب کو بھی ان کے ساتھ جانے کی سعادت حاصل ہوئی، حضرت صوفی صاحب نے میدان عرفات میں حضرت مسیح موعود کا دعائیہ مکتوب بلند آواز سے پڑھا اور اپنے مریدوں سے کہا کہ تم آمین کہتے جاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 3)

حضرت صوفی صاحب کا مرید ہونے کے علاوہ ان کے بیٹے حضرت پیر منظور محمد صاحب یکے از 313 آپ کے بہنوئی لگتے تھے کیونکہ آپ ان کی بیوی کے رشتہ میں بھائی تھے۔

1892ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کپورتھلہ تشریف لے گئے اس موقع پر حضرت امیر خان صاحب نے حاضر ہو کر حضور کی بیعت کی آپ کے ساتھ آپ کے ایک اور دوست حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی یکے از 313، جو حضرت صوفی احمد جان صاحب کے سفر حج میں بھی ساتھ تھے، نے بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں آپ کی بیعت کا اندراج موجود ہے۔

21 فروری 1892ء محمد امیر خان ولد چوہر خان ساکن بنور ریاست پٹیالہ بمقام کپورتھلہ مقیم سہارنپور

حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب ایک نیک سیرت اور دیندار انسان تھے، احمدیت سے پہلے آپ کا حضرت صوفی احمد جان صاحب کے حلقہ ارادت مندوں میں رہنا آپ کی دینی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے اور پھر اس اخلاص میں اتنا ترقی کرنا کہ اپنے مرشد کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کرنا غرض یہ کہ آپ تقویٰ اور روحانیت کے ایک عجیب رنگ میں رنگین تھے اور دوسروں کے لیے ایک عمدہ نمونہ تھے آپ کی اس تقویٰ پسند زندگی نے علاقے کے لوگوں پر ایک عمدہ اثر چھوڑا تھا پھر حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کے بعد اس روحانی رنگ میں مزید نکھار پیدا ہوا۔ حضرت شیخ عبدالوہاب صاحب (وفات 10 اکتوبر 1954ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے فرماتے ہیں:

حاجی امیر محمد صاحب کا مجھے نیاز حاصل ہوا وہ ایک نیک سیرت بزرگ تھے اور اب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں، ان کی خدا ترسی اور نیک اخلاق نے میرے دل کو موہ لیا اور ان کے نیک نمونے نے مجھے (دین حق) کی کتابیں پڑھنے کی طرف راغب کیا ان کی وساطت سے غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، اکسیر ہدایت اور احیاء العلوم وغیرہ کتابیں دیکھیں۔ (دین حق) سے محبت تو پہلے سے ہی تھی اب میں علی الاعلان ہندو دھرم چھوڑ کر..... ہو گیا۔

(رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 70)

1897ء میں حضور نے اپنی تصنیف لطیف ''انجام آتھم'' میں اپنے 313 کبار رفقاء کی فہرست شائع فرمائی حضور نے ان رفقاء کے اسماء درج کرنے سے پہلے فرمایا۔

.....اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام ...... خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے اور وہ یہ ہیں.....

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325)

آپ کا نام اس طرح درج ہے۔

106۔ حاجی محمد امیر خان صاحب سہارنپور

اسی طرح حضور نے ایک اشتہار میں مخالفین کی طرف سے گورنمنٹ کو پہنچائی گئی خلاف واقعہ اطلاعات کی تردید فرماتے ہوئے اپنے خاندان اور سلسلہ کے صحیح حالات بیان فرمائے چنانچہ 24 فروری 1894ء کو دیے گئے اس اشتہار میں بطور نمونہ اپنی جماعت کے 316 احباب کے نام درج فرمائے ہیں جس میں حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب کا نام بھی 243 نمبر پر موجود ہے آپ کے نام کے ساتھ مہتمم گاڑی شکرم سہارنپور لکھا ہے۔

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 356)

حضرت حاجی صاحب نے حضرت اقدس کی زندگی میں ہی 5 جنوری 1908ء کو وفات پائی وفات کے وقت آپ کی عمر 55 سال تھی، آپ کی وفات پر اخبار الحکم میں یہ اعلان شائع ہوا:

منشی محمد امیر خان جو راجپورہ کی ایجنسی میں ملازم تھے اور حضرت کے ایک مخلص خادم تھے، بیمار ہو کر دارالامان میں آ گئے 5 تھے جنوری 1908ء کو انتقال کر گئے.........۔ مرحوم ایک رشید، کم گو احمدی تھا، الحکم جب سے جاری ہوا ہے اس دن سے وہ اس کے خریدار تھے۔ مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔ مرحوم نے ایک لڑکی اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے مدارج کو ترقی دے اور ان کی بیوہ اور بچوں پر اپنا فضل کرے آمین۔

(الحکم 6 جنوری 1908ء صفحہ 10 کالم 2)

جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن حضور نے ایک کشف دیکھا، حضور فرماتے ہیں۔

5 جنوری 1908ء مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر 5 یا 6 یا 7 کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر 6 کا عدد لکھ دیا ہے۔

(الحکم 22 جنوری 1908ء صفحہ 10 کالم 3)

آپ کی بیوہ سے مراد حضرت اصغری بیگم صاحبہ بنت حضرت محمد اکبر خان صاحب ساکن سنور ہیں جو بعد میں حضرت راجہ مدد خان صاحب کے عقد میں آئیں۔ خدا کے مامور کا کشف میں آپ کے گھر والوں کو دیکھنا آپ کے لیے ایک سعادت ہے اسی لیے حضور کا یہ ارشاد اخبار میں ''خدا تعالیٰ کی تازہ وحی'' کے تحت چھپا ہے اور ہمیشہ کے لیے حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب کا تذکرہ ''تذکرہ'' میں محفوظ ہو گیا ہے۔ حضرت اصغری بیگم صاحبہ 1890ء میں پیدا ہوئیں بچپن ہی سے حضرت اقدس کے گھر میں پلی بڑھیں، 8 جنوری 1978ء کو بعمر 88 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

میرے دل میں کوئی بغض نہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''میں دوستوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ جو مضمون بھی لکھیں نرمی اور محبت سے لکھیں۔ یہ صحیح ہے کہ جہاں کوئی تلخ مضمون آئے گا اس کی کچھ نہ کچھ تلخی تو باقی رہے گی۔ لیکن جہاں تک ہو سکے الفاظ نرم استعمال کرنے چاہئیں........... میں مانتا ہوں کہ پیغامیوں کی طرف سے ہمیشہ سختی کی جاتی ہے۔ اس لئے بعض دوست جواب میں سختی سے کام لیتے ہیں۔ مگر مجھے یہ طریق سخت ناپسند ہے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی سخت کلامی مجھے پسند نہیں۔ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ مگر میں نے کئی بار دل میں غور کیا ہے۔ ان کے متعلق بھی اپنے دل میں کبھی بغض نہیں پایا۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر کسی دشمن کے متعلق دل میں بغض رکھا جائے تو اس سے (دین) کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ .... ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اگر کسی نے سزا دینی ہو تو اس نے اگر کسی نے بخشنا ہوتا تو اس نے۔ میں کیوں اپنے دل میں بغض رکھ کر اسے سیاہ کروں۔ پس دل میں بغض اور کینہ رکھ کر کام نہ کرو بلکہ محبت و اخلاص رکھ کر کرو۔''

(الفضل یکم مئی 40ء)

مکرم طارق حیات صاحب

تحریک استشراق اور مشہور مستشرق سر ولیم میور

تحریک استشراق

لفظ استشراق Orientalism اور مستشرق Orientalist اپنے اصطلاحی مفہوم کے اعتبار سے کوئی بہت پرانا لفظ نہیں ہے بلکہ اٹھارویں صدی کے اواخر میں اس کا استعمال شروع ہوا۔ یہ الفاظ شرق / استشراق یا انگریزی میں Orient سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں مشرق یا مشرقی سمت اور اس سے استشراق یعنی Orientalism ہے جس کے معنی مشرقی خصوصیات، مشرقی طرز و ادا، علوم و فنون وغیرہ سے واقفیت اور مہارت اور مستشرق یعنی Orientalist کے معنی ہوئے وہ شخص جو مشرقی زبانوں، علوم و فنون اور تہذیب و ثقافت پر عبور رکھتا ہو۔ یعنی ماہر علوم شرقیہ یا ماہر مشرقیات۔

یہ تو اس لفظ کا لغوی اور اصلی اصطلاحی مفہوم ہے لیکن پھر عمومی طور پر مستشرق ان مغربی اور یورپین ''علماء'' اور ''محققین'' کے لئے زیادہ عام ہوتا چلا گیا جنہوں نے اسلام اور بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور تاریخ کی بابت کتب لکھیں۔ مستشرقین کی تاریخ کا جائزہ لیں تو ہمیں آٹھویں صدی کے مستشرقین جربرڈی ارالیاک Gerber Deoraliac 1938-1903ء، راجر بیکن 1214-1294ء نظر آتے ہیں اور ان سے بھی پہلے کے مصنف جان آف دمشق 754-700ء کی کتب نظر آتی ہیں۔ ان صاحبان نے اسلام اور بانی اسلام کے متعلق لکھنا شروع کیا اور پھر ان کی تعداد اور تصنیفات میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور یوں ایک رنگ میں صلیبی جنگوں کو قلم کے تیر و تلوار سے جاری رکھا گیا۔ سولھویں صدی عیسوی میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو ایک باقاعدہ اور منظم طریق پر تحریک کی شکل دے دی گئی۔ چنانچہ Guillaism Postel گیلام پوسٹل 1510-1581ء فرانسیسی مستشرق نے جو کہ مستشرقین کا بابا آدم شمار ہوتا ہے۔ اس کے لئے بنیادی کردار ادا کیا۔ تب سے لے کر اب تک سینکڑوں کی تعداد میں مستشرقین اپنی ''علمی اور تحقیقی'' تخلیقات کو پیش کرتے رہے اور ایک زمانہ ان کی علمی اور تحقیقی کاوشوں سے مرعوب بھی ہوتا رہا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک دنیا کا دل ان کی تصنیفات سے دکھتا بھی رہا کیونکہ ان کی تحریرات میں انتہائی دل آزار اور نفرت انگیز مواد بھی خوب خوب ہوتا تھا۔ یا شاید ان کا مقصد ہی یہی ہوتا تھا اور یہ مستشرق دراصل ''مستغرق'' ہوتے تھے اس کام میں کہ کون کون سی ایسی دل آزار بات ہو سکتی ہے وہ ہم ڈھونڈ کر لائیں اور بانی اسلام کے پیروکاروں کے دلوں کو دکھائیں اور وہ تیر اور نیزے کے زخم جو انہیں صلیبی جنگوں کے میدان میں لگے ہیں ان کا بدلہ ہم اس طرح سے لے سکیں اور ایسے واقعات اور روایات حاصل کرنے کے لئے اول تو انہیں کسی ریفرنس یا مستند کتاب کی ضرورت ہی نہ ہوتی تھی اور نہ ہی وہ روایات کسی مستند کتاب میں موجود ہوتی تھیں یا تو کسی ضعیف سی روایت پر بنیاد رکھ دی، یا کسی اسرائیلی روایت پر نہیں تو یار لوگوں نے وہ روایت خود گھڑ لی............جی ہاں قارئین! اس بات پر حیران ہونے کی ضرورت نہیں، یہ جو مغرب کے بڑے بڑے سکالر اور محقق کہلاتے ہیں ان کا ایک بڑا حصہ مستشرقین کا ایسا ہے جو نہ عالم کہلانے کا مستحق تھا اور نہ محقق اور نہ کوئی انصاف اور اخلاقی اصول و روایات کی پابندی تھی ان کے قلم اور ذہن میں بے سروپا باتیں وہ انگریزی میں لکھتے اور ہمارے بھولے بھالے عوام اور طالب علم انگریزی عبارت کے رعب میں آ کر خاموش ہو جاتے، یا اس زمانے میں چونکہ کتب کی اشاعت نہ ہونے کے برابر تھی، بخاری، مسلم کا تو صرف نام ہی سنا تھا۔ لوگ میلوں میل تو صرف بخاری کے چند صفحوں کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے، تو بھلا باقی کتابیں کہاں عام ہوں گی۔ ایسے میں ان صاحبان نے یہ احسان کیا کہ قدیم عربی کتب کو لے کر ان کی اشاعت کا اور ان کے تراجم کا اہتمام کیا۔ لیکن اس احسان کے بدلہ میں پوری اسلامی دنیا سے جو انتقام لیا وہ بہت تکلیف دہ اور دردناک ثابت ہوا۔ بہت سارے ایسے مستشرقین ہیں جنہیں عربی زبان پر عبور تو کیا کوئی قابل ذکر مہارت بھی نہ تھی اور کتب کے بنیادی اور ابتدائی مآخذ کی طرف رسائی تو شاید کسی کو بھی نہ تھی یا تھی بھی تو ان کا تعصب آڑے آتا تھا اور وہ نظریں چرا لینے پر مجبور تھے۔

بہر حال مستشرقین کا ذکر ہم کریں گے تو ہمیں ان کی بھاری تعداد ان لوگوں کی نظر آتی ہے جو یا تو علمی اعتبار سے بھی کوئی ایسے ماہر اور حاذق نہ تھے اور اگر تھے بھی تو مذہبی تعصب نے ان کو ایسا مجبور کیا کہ وہ علم وتحقیق کے ساتھ ساتھ انصاف اور رواداری کا بھی خون کئے بغیر نہ رہ سکے اور ان کی فہرست بہت طویل ہے مثلاً

فرانس بیکن Francis Becon 1560-1626ء

آندرے داندلوینی Andrea Dandolo Veniee

اروِنگ واشنگٹن Irving Washington

لامنس Lammens, 1862-1937ء

ڈاکٹر اسپرنگر Dr.Sprenger اور سر ولیم میور اور ویری وغیرہ ہر چند کہ اسلام کے ''ویریوں'' (دشمنوں) کی تفصیل مستشرقین میں بہت زیادہ ہے لیکن کچھ ایسے بھی منصف مزاج اور قدرے معقول مستشرقین بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ مقدس میں خراج تحسین پیش کیا جو کہ ان کی علم دوستی، شرافت اور کسی قدر غیر جانبدارانہ تحقیق کا ایک ثبوت قرار دیا جا سکتا ہے ان میں

John William Draper 1875ء

Lamartine 1854ء

R Bosworth Smith 1876ء

Thomas Carlyle تھامس کارلائل

John Davenport جان ڈیون پورٹ

W.Montogomery Watt منٹگمری واٹ

اور مارگولیتھ Margolioth.D.S کے نام قابل ذکر ہیں۔

آج ان میں سے ایک مستشرق ولیم میور کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے تا کہ قارئین ان کے ناموں کے ساتھ ساتھ ان کا زمانہ اور مقام اور ان کی کتب کے ناموں کے ساتھ بھی واقف ہو سکیں۔ اور موقعہ ملے تو ان کی کتب کا خود مطالعہ کر سکیں۔ لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ اس سے پہلے آپ مستند حدیث کی کتب مثلاً بخاری، مسلم، ترمذی ابو داؤد وغیرہ اور سیرت کی معروف کتب مثلاً سیرت ابن ہشام، سیرت ابن اسحاق، محمد صلی اللہ علیہ وسلم از ہیکل، سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از شبلی وغیرہ کا مطالعہ کرلیں۔

ولیم میور

سر ولیم میور Sir Willim Muir کی بحیثیت مستشرق شہرت اس کتاب سے ہوئی جو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر لکھی ہے۔ کتاب کا نام ہے۔

The Life of Mahomet یہ کتاب دراصل انہوں نے اس زمانے میں ہندوستان کے مشہور عیسائی مناظر پادری فنڈر Rev.C.G.Fander کی فرمائش پر لکھی۔ یہ پادری صاحب خود بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زہر اگلنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، میزان الحق انہی صاحب کی تصنیف ہے۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے یوں فرمایا ہے۔

''جب پادری فنڈر صاحب نے اپنی کتابیں شائع کیں تو 1859ء تا 1860ء کا ذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ صاحب کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص ہمارے لئے استاد رکھے ہوئے تھے پڑھا کرتا تھا اور اس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی تو اس کی میزان الحق دیکھنے میں آئی ایک ہندو نے جو میرا ہم مکتب تھا اس کی فارسی دیکھ کر اس کی بڑی تعریف کی۔ میں نے اس کو بہت ملزم کیا اور بتایا کہ اس کتاب میں بجز نجاست کے اور کچھ نہیں ہے۔ تو نری زبان پر جاتا ہے۔''

(الحکم جلد 5، مورخہ 31 اکتوبر 1901ء صفحہ 5-6 بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ 564)

موصوف پادری صاحب کی بابت زمانے کے حکم وعدل نے فرمایا:

''اس صدی سے پہلے عیسائی مذہب کا یہ طریق نہ تھا کہ اسلام پر گندے اور ناپاک حملے کرے بلکہ اکثر ان کی تحریریں اور تالیفیں اپنے مذہب تک محدود تھیں قریباً تیرھویں صدی ہجری سے اسلام کی نسبت بدگوئی کا دروازہ کھلا جس کے اول بانی ہمارے ملک میں پادری فنڈر صاحب تھے۔''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 318)

بہر حال ان صاحب کی فرمائش پر سر ولیم میور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح کی بابت کتاب لکھی، جیسا کہ اوپر نام دیا گیا ہے۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن انگلستان میں 1861ء۔ دوسرا 1876ء اور تیسرا 1894ء میں شائع ہوا۔ 1912ء میں اس کتاب کا Revised Edition شائع کیا گیا جو 1923ء میں John Grant Edinburgh کے زیر اہتمام شائع ہوا اور تب اس کے صفحات کی تعداد 556 ہوگئی جس میں 75 صفحات تعارف کے مزید شامل کر لئے جائیں تو 631 صفحات ہو جاتے ہیں۔ پہلے مستشرقین کی ڈگر پر چلتے ہوئے بے سروپا روایات کو بھی سر آنکھوں پر جگہ دیتے ہوئے کتاب کو لکھا ہے گو ذرا طرز استدلال مختلف تھا۔ اس کتاب کا جواب سرسید احمد خان صاحب نے دینا شروع کیا اور پہلے حصہ کا جواب ''خطبات الاحمدیہ علی العرب والسیرۃ المحمدیہ'' کے نام سے شائع بھی ہو گیا۔ اس کا انگریزی ترجمہ 1870ء میں لندن سے A Series of Essays on the Life of Muhammad کے نام سے طبع ہوا اور اصل اردو کتاب 1887ء میں ہندوستان میں چھپی۔ ولیم میور 27 اپریل 1819ء کو انگلستان میں پیدا ہوئے۔ ایڈنبرگ، گلاسگو اور سیل بری یونیورسٹیز سے تعلیم حاصل کی۔ 1837ء میں بنگال سول سروس میں شامل ہوئے۔ 1857ء کے ہنگاموں میں وہ آگرہ میں محکمہ جاسوسی کے نگران تھے۔ 1864ء میں محکمہ خارجہ کے سیکرٹری، 1865ء میں سپریم کورٹ کے ممبر اور پھر لیفٹیننٹ گورنر آگرہ اور اودلا کا۔ 1885ء میں ایڈنبرگ یونیورسٹی کا وائس چانسلر بن گئے۔

11 جولائی 1905ء کو سر ولیم میور کا انتقال ہوا۔

درج ذیل کتب تصنیف کیں۔

1- The Life of Mahomet
2- The Mameluke Dynasty
3- The Mohammadan Controversy
4- Annalasis of Early caliphate
5- The Coran

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

(ناصر ہائی سکول ربوہ)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک سال میں نظارت تعلیم کے تحت قائم ہونے والے تعلیمی ادارے ناصر ہائی سکول دارالیمن وسطی ربوہ کی پہلی سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2 اپریل 2009ء کو سکول کے لان میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مجاہد احمد صاحب پرنسپل ناصر ہائی سکول نے سالانہ سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی۔ تدریس شروع ہونے سے قبل اور پھر ہر ٹرم میں طلباء کے والدین کے ساتھ میٹنگز، اجتماعی وقارعمل، کلوا جمیعاً کے پروگرام اور علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ سائنسی مضامین کی تدریس کے لئے بڑی کلاسز کے علاوہ چھوٹی کلاسز کے طلباء کو بھی لیبارٹری سے استفادہ کروایا گیا۔ طلباء میں مطالعہ کا ذوق پیدا کرنے کیلئے ہر کلاس کے لئے مخصوص لائبریری پیریڈز کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی لائبریری کی سہولت فراہم کی گئی۔ اسی طرح موسمی تعطیلات میں بھی کچھ وقت کے لئے لائبریری کھلی رہی۔ ایک سائنس و آرٹ نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں طلباء نے اپنے اساتذہ کی نگرانی میں مختلف پراجیکٹس مکمل کئے۔ فرسٹ ٹرم امتحانات کے بعد طلباء کا ایک تعلیمی و تفریحی ٹرپ بھی لے جایا گیا جس میں طلباء نے مینا ٹیکسٹائل ملز کا دورہ کیا اور گٹ والا پارک سے بھی لطف اندوز ہوئے۔

رپورٹ کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان نے دوران سال تعلیمی نصاب، علمی مقابلہ جات اور سائنس و آرٹ نمائش میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ بعد ازاں طلباء کو قیمتی نصائح کرتے ہوئے انہیں تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے، عمدہ اخلاق و کردار کی تعمیر کرنے اور دین و دنیا میں معاشرے کا مفید وجود بننے کی تلقین کی۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد تقریب میں شریک تمام طلباء، اساتذہ اور معزز مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا عمر 2 سال یرقان کی وجہ سے بیمار ہے نیز بول اور چل پھر نہیں سکتا۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد ابراہیم صاحب وحدت کالونی لاہور کو کچھ عرصہ قبل فالج کا اٹیک ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد رفیق صاحب سبزہ زار لاہور کی اہلیہ محترمہ بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا عبدالکریم صاحب سابق صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم صفوان احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ٹانگوں میں شدید درد رہتا ہے نیز ان کے والد صاحب مکرم عبدالمنان صاحب بھی کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے شفا کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب بھیرہ بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میاں ظفر اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ سائیکل

مکرم عامر محمود صاحب 10/13 دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا نیا سائیکل جو سہراب کمپنی کا ہے۔ مورخہ 5 اپریل 2009ء کو دارالنصر وسطی ربوہ میں شادی کی ایک تقریب کے وقت کوئی شخص غلطی سے لے گئے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ خاکسار کو واپس لوٹا دیں۔ شکریہ فون نمبر: 0332-4705907

درخواست دعا

☆ خدا تعالیٰ کی راہ میں قید کئے جانے والے مختلف احباب جماعت کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان کو ہر قسم کی پریشانی سے بچائے۔ آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک/ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جو بھی بچے بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کے لئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہئے۔

1۔ پانچوں نمازیں باقاعدہ ادا کریں۔

2۔ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کریں۔

3۔ قرآن کریم ناظرہ درست تلفظ کے ساتھ سیکھیں۔

4۔ کتب حضرت مسیح موعود اور ملفوظات میں سے کچھ حصہ روزانہ پڑھیں۔ نیز روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ کو بھی ضرور پڑھتے رہیں۔

5۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔

6۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ کلاسیں دیکھیں اور سنیں۔

7۔ مقامی جماعت میں ہونے والے درس ضرور سنیں۔

8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔

9۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے خاندان اور خلفاء کے متعلق معلومات خاص طور پر حاصل کریں۔

10۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی شائع کردہ کتب ”دینی معلومات“ اور ”معلومات“ کو اچھی طرح پڑھ لیں تا کہ اس میں سے کوئی سوال پوچھنے پر جواب دے سکیں۔

11۔ روزنامہ الفضل باقاعدگی سے پڑھیں۔

12۔ پانچ بنیادی اخلاق (سچ کی عادت، نرم اور پاک زبان کا استعمال، وسعت حوصلہ، ہمدردی خلق اور مضبوط عزم و ہمت) پر کاربند ہوں۔

13۔ قناعت کی عادت ڈالیں۔

14۔ اردو زبان کا بنیادی علم حاصل کریں۔ روزنامہ الفضل، جماعتی رسائل، ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان وغیرہ، باقاعدگی سے پڑھیں۔

15۔ آپس میں اردو بول چال کی مشق کریں۔

16۔ اردو کے علاوہ انگریزی اخبارات بھی دیکھنے کی عادت ڈالیں۔

17۔ انگریزی اخبار میں سے کوئی خبر پڑھ کر سنانے کی مشق کریں۔

18۔ میٹرک تک کی انگلش اور گرائمر کو پختہ کریں۔

19۔ میٹرک تک کی عربی کا بنیادی علم حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

فرانسیسی شاعر۔ بودلیئر

شارل بودلیئر فرانسیسی زبان کا ایک معروف شاعر تھا۔ وہ 9 اپریل 1821ء کو پیرس میں پیدا ہوا۔ ماں کے بے جا لاڈ پیار سے ایسا بگڑا کہ غربت، قرضہ، آوارہ گردی اور شراب نوشی نے اس کی زندگی تباہ کر دی۔ پھر کچھ طبیعت بھی تنگی پائی تھی جس کے باعث افلاس، بے راہ رویوں اور بیماریوں میں مبتلا رہا۔

بودلیئر کی نظموں کا صرف ایک مجموعہ بدی کے پھول (Les Fleurs Du Mal) کے نام سے 1857ء میں شائع ہوا۔ جس کی نوک پلک سنوارنے میں اس نے بے انتہا محنت کی لیکن جب عدالت نے اس کی چند نظمیں فحش قرار دے کر اس کو ضبط کرلیا تو بودلیئر کو بے حد صدمہ ہوا۔ اس نے اس فیصلے کو اپنی ذات کے خلاف حملہ محسوس کیا جس سے اس کی ذہنی کیفیت اور بھی دگرگوں ہوگئی۔

بعض ناقدین نے بودلیئر کی کتاب بدی کے پھول کا بڑا پرتپاک استقبال کیا اور اسے شاعری کی دنیا میں ایک نیا تجربہ قرار دیا۔ کہا جاتا ہے کہ بودلیئر نے اپنے ہم عصروں پر جتنا اثر ڈالا اتنا کسی اور فرانسیسی شاعر نے نہیں ڈالا۔ آج بھی انیسویں صدی کے کسی فرانسیسی شاعر کی اتنی قدر و منزلت نہیں ہے جتنی کہ بودلیئر کی ہے۔ وہ رمزنگاری کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ جو بودلیئر کی زندگی ہی میں ایک باقاعدہ ادبی تحریک بن گئی تھی۔ بودلیئر نے اپنی زندگی کے آخری ایام بڑی غربت میں بسر کئے اور 31 اگست 1867ء کو پیرس میں فوت ہوا۔

اس کی وفات کے بعد اس کی شاعری کے کئی مجموعے مرتب ہوئے۔ اس پر کئی تنقیدی کتابیں لکھی گئیں۔ اس کی شاعری کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے۔ اس نے ایڈگرایلن پو کی چند کہانیوں کو بھی انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔ جنہیں ادبی دنیا میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

زندگی بخش پیغام

خلفاء سلسلہ کے زندگی بخش خطبات روحانی مردوں کے لئے زندگی بخش پیغام ہیں جو آپ الفضل کے ذریعے گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
گیسٹرو۔ایز سیرپ
امراض معدہ و گیس کے دباؤ سے
فوری آرام کیلئے ایک حیرت انگیز سیرپ
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

ڈرون حملوں پر امریکہ سے اختلافات برقرار ہیں:۔ وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ ڈرونز حملوں پر پاکستان اور امریکہ کے درمیان خلیج برقرار ہے، وزیر خارجہ نے امریکہ کے خصوصی نمائندے رچرڈ ہالبروک اور امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل مولن کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک دوسرے کے شراکت دار ہیں مگر پاک سرزمین پر کوئی غیر ملکی فوج برداشت نہیں کی جائے گی۔ رچرڈ ہالبروک نے اس موقع پر کہا کہ دہشت گرد دونوں ممالک کے مشترکہ دشمن ہیں جس کے لئے دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ جنرل مولن نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان قریبی سول اور دفاعی تعاون موجود ہے، یہ طویل المیعاد پالیسی ہے اور ہم اعتماد کو فروغ دے رہے ہیں۔

عسکریت پسندی سے نمٹنے کے لئے مزید 50 ڈرون طیارے خریدیں گے۔ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے عسکریت پسندوں سے نمٹنے کے لئے دفاعی بجٹ میں دو ارب ڈالر کے جاسوسی آلات خریدنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس رقم سے مزید 50 جاسوس طیارے خریدے جائیں گے۔ انہوں نے سوات امن معاہدے پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس سے صرف عسکریت پسندوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ امید ہے کہ حکومت پاکستان معاہدہ ختم کردے گی۔

شہریوں کی جان و مال اور عزت کے تحفظ کے لئے قانون پر سختی سے علمدرآمد کرایا جائے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے چاروں صوبوں کے آئی جی پولیس کو حکم دیا ہے کہ شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے قانون اور طریقہ کار پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے اور تھانوں سمیت تمام پولیس افسران ایمانداری، مستعدی اور پیشہ ورانہ انداز میں اپنی ڈیوٹی ادا کریں جبکہ تمام آئی جی جیل خانہ جات قیدیوں بالخصوص بچوں، عورتوں اور کمزور طبقات کا خیال رکھیں اور قید کے قانون پر عمل کرتے ہوئے قیدیوں سے انسانی ہمدردی اور مہذبانہ سلوک کیا جائے۔

ڈاکٹر طاہر جاوید (ق) لیگ یونیفیکیشن گروپ کے پارلیمانی لیڈر منتخب۔ ق لیگ یونیفیکیشن گروپ کے ڈاکٹر طاہر علی جاوید پنجاب اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر رہوں گے اس سلسلے میں مسلم لیگ ن کے رہنماؤں اور ق لیگ یونیفیکیشن گروپ کے ارکان کا خصوصی اجلاس سردر ذوالفقار علی خان کی صدارت میں ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر ڈاکٹر طاہر علی جاوید کو پارلیمانی لیڈر منتخب کیا گیا۔ ق لیگ یونیفیکیشن کے نو منتخب پارلیمانی لیڈر نے تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میاں شہباز شریف ہمارے قائد اور وزیراعلیٰ ہیں، ہم ان کے ساتھ مل کر صوبے کی ترقی کے لئے کام کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔

بھارتی وزیر داخلہ کو پریس کانفرنس کے دوران سکھ صحافی نے جوتا دے مارا۔ بھارتی وزیر داخلہ پی کے چدم برم کی جانب سے 1984ء میں سکھوں کے قتل عام سے متعلق سوال کا جواب نہ دیئے جانے پر پریس کانفرنس کے دوران جرنیل سنگھ نامی ایک صحافی نے انہیں جوتا دے مارا جس کے بعد صحافی کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس سے پریس کانفرنس میں کھلبلی مچ گئی۔ جرنیل سنگھ نے اپنے بیان میں کہا کہ 25 برس سے سکھ برادری انصاف کے انتظار میں ہے، جو کچھ کیا جذبات میں آ کر کیا، معافی نہیں مانگوں گا۔ بھارتی وزیر داخلہ کے معاف کرنے پر صحافی کو رہا کردیا گیا۔

جون تک بجلی کے نرخوں میں 4 فیصد اضافہ کر دیں گے، حکومت کی آئی ایم ایف کو یقین دہانی۔ حکومت نے آئی ایم ایف کو قرضے کی دوسری قسط کے حصول کے لئے بھیجے جانے والے خط میں جون 2009ء تک ملک بھر میں بجلی کے نرخوں میں اوسطاً 4 فی صد تک اضافے کی یقین دہانی کرادی ہے۔ یہ بات عالمی مالیاتی ادارے کے ویب سائٹ پر جاری ہونے والے ایک اعلامیئے میں کہی گئی ہے۔

رواں سال کے آخر تک بجلی کے بحران پر قابو پانے کی ضمانت دیتا ہوں۔ وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ملک کو درپیش دہشت گردی، انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے قومی پالیسی تشکیل دے دی گئی ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو کا قتل عدالتی قتل ہے کیس کوری اوپن کرنے کے لئے آئینی ماہرین سے مشاورت جاری ہے۔ سوات معاہدہ ایک روایتی معاہدہ ہے جو صوبائی حکومت اور گورنر سرحد نے کیا ہے تاکہ امن کے عمل کو آگے بڑھایا جاسکے۔ سوات میں مکمل امن قائم ہونے کے بعد صدر امن معاہدے کے مسودے پر دستخط کریں گے۔ رواں سال کے آخر تک بجلی کی قلت پر قابو پانے کی ضمانت دیتا ہوں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اٹک جن پاور پلانٹ کی افتتاحی تقریب سے خطاب اور بعدازاں میڈیا سے گفتگو کے دوران کیا۔

ربوہ میں موسلا دھار بارش سے موسم خوشگوار۔ ربوہ اور گردونواح کے علاقوں میں گزشتہ دو دن مسلسل بارش سے سردی سے گرمی میں بدلتا ہوا موسم ایک مرتبہ پھر خوشگوار ہوگیا۔ سردی کی لہر دوبارہ لوٹ آئی ہے اور لوگوں نے موسم کے موافق دوبارہ گرم کپڑے پہن لئے۔ بارش کے اس سلسلہ میں گندم کی فصل کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

شمسی توانائی سے چارج ہونے والا جاسوس طیارہ بنانے کا فیصلہ امریکہ نے دہشت گرد گروپوں کی نشاندہی کے لئے جاسوس طیارہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ 137 میٹر لمبا یہ جدید جاسوس طیارہ 12 میل بلندی پر 10 برسوں تک مستقل پرواز کرے گا۔ عالمی مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکہ اس کے ذریعے مخالف ممالک کی جاسوسی کرے گا۔ یہ جدید جاسوس طیارہ 40 کروڑ ڈالر کی لاگت سے 2014ء تک تیار ہوگا اور سیٹلائٹ اور موجودہ جاسوس طیاروں سے بالکل الگ اور مختلف ہوگا۔ آئی سس نام کا یہ طیارہ ہائیڈروجن بیٹریوں سے چلے گا جو سورج کی روشنی سے چارج ہوتی رہیں گی۔ برطانوی اخبار کی رپورٹ کے مطابق امریکی فضائیہ کے چیف سائنسدان ورنر ڈیہم کا کہنا ہے کہ اس طیارے میں نصب جدید آلات اور ریڈار کیمروں سے زمین کے ہر حصے میں القاعدہ اور دیگر دہشت گردوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جائے گی اور پینٹاگون کو اس کی براہ راست ویڈیو معلومات ملتی رہے گی۔ (روزنامہ آجکل 17 مارچ 2009ء)

ورزش چھاتی کے سرطان میں کمی کا ذریعہ عموماً خواتین چھاتی کے سرطان کے مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ حال ہی میں یونیورسٹی آف کیرولینا سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جو خواتین بلاناغہ ورزش کرتی ہیں ان میں چھاتی کے سرطان پیدا ہونے کا اندیشہ تین گنا کم ہوتا ہے بہ نسبت ان خواتین کے جو ورزش کی عادی نہیں ہوتیں۔ جو خواتین اعصابی طور پر کمزور ہوتی ہیں ان میں چھاتی کے سرطان سے موت واقع ہونے کا خدشہ تین گنا زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت ان خواتین کے جن کے اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق خواتین کو اعصابی اور جسمانی طور پر مضبوط ہونے کے لئے ہر ہفتے تین سو منٹ ورزش کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 9/اپریل

طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:35

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد ر طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کرسکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10

بجلی کا نعم البدل
جنریٹر ہی جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
نیو ربوہ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

MEHREEN TRAVELS
our Servicses
* Air Ticketing & Reservation.
* Hotel Reservations.
The best services in affordable price
Yes your own travel consultant: Mehreen Travels.
For any enquiry :
Please contact: 042-6280443-44 Cell#:0345-4033286 Fax #: 6280506
108-B- Sadiq plaza, 69 shahrah-e-Quaid-e-Azam Lahore
E-mail:mehreentravels@hotmail.com